رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ مہر محمد خان

جلد ۷ | مورخہ ۳۔ مئی سنہ ۱۹۲۰ء | دو شنبہ | مطابق شعبان سنہ ۱۳۳۸ھ | نمبر ۸۳

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا ۔

گذشتہ پرچہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی فضیحہ ہائی کے نتیجہ کی مختصر اطلاع دیجا چکی ہے۔ ذیل میں ان لڑکوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جو امسال پاس ہوئے (۱) سعد العزیز (۲) محمد الدین (۳) عبد السلام (۴) علی محمد (۵) عبد الغفار (۶) غلام مصطفٰے (۷) عبد المجید (۸) رحمت اللہ (۹) عبد الرحیم (۱۰) عبد اللطیف ۔

آئندہ فضیحہ ہائی میں داخل ہونیوالے طلبار کو بہت جلدی آنا چاہیئے ۔

نامۂ صادق از امریکہ

(نمبر ۳)

اخباروں میں تبلیغ

عاجز کے اس ملک میں باضابطہ داخلہ سے قبل کچھ دن کنارۂ سمندر پر رو کے جانے سے جو فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔ انہیں سے ایک یہ ہے کہ بغیر عاجز کی کوشش کے اور بغیر کچھ خرچ کے یہاں کے بڑے اور مشہور اخباروں میں جو کئی لاکھ کی تعداد میں چھپتے ہیں عاجز کی تصاویر اور سلسلہ کے حالات شایع ہوئے ہیں۔ آج ۱۴ مارچ ۱۹۲۰ء تک چودہ مضامین مختلف اخباروں میں چھپ چکے ہیں اور چار دفعہ عاجز کے فوٹو چھپے ہیں۔ ان مضامین میں بعض باتیں تو ایسی ہیں۔ جو قریباً سب میں دہی ہیں۔ اسواسطے انکو میں اختصاراً ایک ہی دفعہ ترجمہ کر دیتا ہوں:۔

" امریکن جہاز ہاورفورڈ ۱۵ فروری کی شام کو فلاڈلفیا پہونچا۔ اس جہاز پر بہت سے چینی سوار تھے جو ہیلی فکس میں اتارے گئے۔ اور وہاں سے جہاز یہاں آیا۔ سمندر پر عموماً تیز ہوا اور طوفان رہا۔ اس جہاز پر چند فرنچ کپتان اور دیگر افسر بھی آئے ہیں۔ مگر سب سے قابل توجہ مسافر اس جہاز کے مسٹر مفتی محمد صادق صاحب ہیں۔ جو مذہب اسلام کے ایک اصلاح شدہ فرقہ احمدیہ نام کے واعظ ہیں۔ اور اس غرض کے واسطے اکیلے ہی اس ملک کو آگئے ہیں۔ کہ امریکہ کو مسلمان بنائیں۔ انہیں اپنے عقائد کی سچائی پر بڑا یقین ہے۔ سلسلہ احمدیہ کا مرکز قادیان ہے۔ قادیان ملک ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں ضلع گورداسپور میں واقع ہے اس فرقہ کا نام احمدیہ ہے۔ کہ اس کا بانی نبی احمد ہے۔ احمدیہ کے موجودہ امام کا نام محمود ہے۔ احمد نبی امی امر

کے مدعی ہوئے ہیں۔ کہ وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں۔ انہوں نے بہت سی الہامی پیشگوئیاں کیں جو پوری ہوئیں۔ انہیں سے ایک گذشتہ جنگ اور زار روس کی تباہی کے متعلق تھی۔ جو جنگ کے شروع ہونے سے کئی سال پہلے چھپا کر شائع کر دی گئی تھی۔ اس فرقہ کے لوگ جہاد کے قائل نہیں۔ ان کا مذہب ہے۔ کہ دلائل اور نشانات کے ساتھ کسی مذہب کی سچائی ثابت کرنی چاہیئے۔ سوا چھ لاکھ احمدی ہندوستان اور دیگر ملکوں میں ہیں۔ مسٹر صادق گذشتہ تین سال لنڈن میں احمدیہ مشن کا کام کرتے رہے۔ اور انگریز مردوں اور عورتوں کی ایک بڑی جماعت کو مسلمان کیا۔ وہ سر پر ایک سبز عمامہ پہنے ہوئے ہیں۔ اور بھورے رنگ کا سوٹ۔ کوٹ کی قطع انگریزی نہیں بلکہ خاص ان کی اپنی وضع ہے۔ انگریزی زبان بہت فصاحت کے ساتھ عالمانہ رنگ میں بولتے ہیں۔ معلومات وسیع ہیں۔ سات زبانیں جانتے ہیں۔ لنڈن کے کالجی اور علمی سوسائٹیوں سے ان کو بہت ڈپلومے اور ڈگریاں مل چکی ہیں۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ پہلے نیویارک میں اپنا مرکز قائم کریں گے۔ اور اسکے بعد سارے ملک میں لیکچر دینگے۔ ان لیکچروں کے دورے میں فلاڈلفیا بھی شامل ہوگا۔ ایک عجیب بات ان کے عقائد میں یہ ہے۔ کہ وہ مسیح کے زندہ ہونے یا آسمان پر جانے کے قائل نہیں۔ ان کا مذہب ہے۔ کہ وہ فوت ہو چکے۔ مگر صلیب پر نہیں مرے تھے بلکہ حالت بیہوشی میں صلیب سے اتارے گئے اور زخموں سے شفا پاکر کشمیر چلے گئے۔ جہاں بہت عمر آباد رہے وہیں موت طبعی سے وفات پائی۔ ان کی قبر اب تک شہر سری نگر میں ہے۔ جس کی تصدیق ملک کشمیر کی روایات اور تواریخ سے ہوتی ہے۔ مسٹر صادق کو بعض کاغذات نہ ہونے کے سبب اور ایک ایسے مذہب کا واعظ ہونے کے سبب جو تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہے۔ انسپکٹران امیگریشن نے داخلہ ملک سے روک دیا ہے۔ مگر انہوں نے انسپکٹروں کے فیصلہ کو منظوری کے لئے سیکرٹری آف اسٹیٹ کے پاس اپیل کیا ہے۔ اور تا فیصلہ اپیل انہیں امی گریشن اسٹیشن پر رکھا گیا ہے ؟

یہ تو مشترک باتیں ہیں۔ اب میں بطور نمونہ وہ فقرات لکھتا ہوں جو بعض اخبارات نے علیحدہ علیحدہ لکھے ہیں :-

۱۔ فلیڈلفیا ریکارڈ مورخہ ۲۳ فروری۔ مفتی محمد صادق صاحب کو اسواسطے روک دیا گیا ہے کہ وہ ایسے ملک سے آئے ہیں۔ جہاں کا آدمی قانون داخلہ کے مطابق اس ملک میں کام کرنے کے واسطے نہیں آسکتا۔ لیکن واعظ پروفیسر اور ڈاکٹروں کو اجازت ہے۔ اب افسران محکمہ واشنگٹن میں فیصلہ کرینگے۔ کہ مفتی محمد صادق اس استثناء میں آسکتے ہیں یا نہیں۔

(نوٹ۔ واشنگٹن اس ملک کا دارالخلافہ ہے۔ جہاں پریذیڈنٹ اور اس کے سکرٹری رہتے ہیں)

۲۔ پبلک ریکارڈ۔ مورخہ ۲۱ فروری سنہ ۱۹۲۰ء حکام نے مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ہندوستان تار دیکر دریافت کیا ہے۔ کہ ان کی کتنی بیویاں ہیں۔ ایک یا زیادہ۔ وہاں سے جواب آنے پر ان کے متعلق فیصلہ ہوگا۔ کہ وہ یہاں کام کر سکتے ہیں۔ اس طرح رک رہنا ان کو ناگوار گذر رہا ہے۔ لیکن اس مکان میں اور ارد گرد انہوں نے کئی لوگ واقف بنا لئے ہیں۔ اور سب لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ کہ لائق اور خوش اخلاق آدمی ہے۔

۳۔ اخبار نارتھ امریکن مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء۔ مفتی محمد صادق صاحب احمدی واعظ جن کی تصویر شائع کی جاتی ہے۔ اب تک رکے پڑے ہیں۔ ان کے نام کا آخری حرف ق ہے نہ کہ گ۔ جیسا بعض اخباروں نے لکھا ہے۔ نیز وہ ہندو نہیں ہیں۔ ہاں ہندوستان کے رہنے والے مسلمان ہیں۔ ہندوستان میں مسلمان کو ہندو نہیں کہتے۔ صادق کے معنی ہیں راستباز۔ ان کے پاسپورٹ میں کوئی غلطی نہیں۔ مگر ان کے پاس ان کو مشنری مقرر کرنے والی انجمن کی تحریری سند نہیں۔ جو اس ملک کے مطابق ضروری ہے۔ اور وہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ صلے کے طور پر کام نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے سلسلہ کی انجمن ان کو اخراجات بہم پہنچاتی ہے۔ لنڈن میں قریباً تین سال کام کرنے کے بعد وہاں کا کام دو اور مشنریوں کے سپرد کر آئے ہیں۔ جن کے نام مسٹر نیال اور مسٹر نیر ہیں۔ ان کی ایک بیوی اور چار بچے ہیں۔ جو سب ہندوستان میں ہیں ؟

۴۔ بلٹین مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۲۰ء۔ تجدید یافتہ اسلام بنام احمدیہ کے مشنری مفتی محمد صادق تن تنہا ہزارہا میل کا سفر کرتے ہوئے کنارۂ امریکہ پر اس غرض سے آ پہونچے ہیں کہ اس ملک کو مسلمان بنائیں۔ ایک خوشنما صورت سبز عمامہ اور لمبا کوٹ پہنے۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ اس ملک میں احمدیت کی اشاعت کر کے عرب کے راستہ واپس ہند جاویں۔ ہندوستان میں جو ایک شاندار ترجمہ قرآن شریف کا چھپ رہا ہے۔ اسکی کمیٹی مترجمین کے ایک ممبر ہیں ؟

۵۔ ایوننگ بلیٹین۔ ۱۷ فروری سنہ ۱۹۲۰ء۔ یہ محمد چاہتا ہے کہ ہمارا ملک نئے محمدی فرقے کا پیرو بنجائے۔

۶۔ پبلک لیجر۔ ۱۷ فروری سنہ ۱۹۲۰ء۔ ہاور فورڈ کے مسافروں میں سے سب سے ممتاز مفتی محمد صادق ہیں۔ جو کافروں کو مسلمان بنانے آئے ہیں۔ ان کا گرجا اصلاح شدہ گرجا ہے۔ ان کی صورت اور لباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک عالم شخص ہیں وہ تلوار لیکر نہیں آئے بلکہ دلائل لیکر۔ ان کے مذہب میں الہام کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ اور حکومت ملک کی اطاعت ہر شخص پر فرض ہے ؟

۷۔ اخبار دی پریس مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۲۰ء۔ خوش شکل صادق احمدیوں کے چیف مشنری کو حکام نے روک دیا ہے۔ مگر وہ امید سے بھرے ہوئے ہیں کہ امریکہ کو مسلمان بنا لیں گے۔ ان کا فوٹو اس اخبار میں چھاپا جاتا ہے۔ یہاں کی روکاوٹوں نے صادق پر کوئی مایوسی کا اثر نہیں ڈالا۔ بلکہ وہ اپنے ایمان اور یقین سے پُر ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے بانی احمد نبی کا مقابلہ دعا میں امریکہ کے مدعی نبوت ڈوئی سے ہوا تھا۔ جس کے بعد ڈوئی ذلیل ہو کر مر گیا اور اس کا سلسلہ مٹ گیا۔ مسٹر صادق عالمانہ انگریزی بولتے ہیں۔ ملور صاحب تجربہ صاحب ہمت شخص ہیں۔ ان کے الفاظ نہایت محتاط اور سنجیدہ ہیں۔ اور ان کے ہاتھوں کی حرکت الفاظ کے معانی کو پُر زور بناتی ہے۔ احمدی فرقہ احمدیہ کے بانی ایک مسلمان قرآن شریف کے پیرو اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے سچے عاشق اور اسلام کی اصلاح اور تجدید کرنیوالے تھے ؟

میرا ایڈریس سر دست خط و کتابت کیواسطے یہ ہوگا :-

C/o. MR: ROSANTHALL
65. W. 116 STREET.
NEW YORK. (U. S. AMERICA)

تار کیواسطے پتہ الگ ہے۔ جو دفتر اشاعت کو لکھا گیا ہے۔ ہندوستان سے امریکہ کے خط پر ۲۔۲ کا ٹکٹ لگتا ہے۔ کارڈ پر ایک آنہ۔ تا حال مجھے داخلہ ملک کی اجازت نہیں ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ عاجز۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ از ملک امریکہ۔ ۷ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء

اطلاع وی پی۔ اگلا پرچہ ان خریداران الفضل کے نام وی پی ہوگا۔ جنکی قیمت اپریل کے مہینے میں ختم ہوتی ہے۔ جو صاحب واپس کرینگے ان کا پرچہ تا وصولی قیمت امانت میں رہیگا۔ منیجر الفضل قادیان ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - مورخہ ۳ - مئی ۱۹۳۰ء

موجودہ مشکلات میں دعاؤں پر خاص زور دو
اور
تبلیغِ اسلام کے لئے نکل کھڑے ہو

۲۶ - اپریل ۱۹۳۰ء مسجد اقصیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے درس قرآن کریم کے بعد حسب ذیل تقریر فرمائی ۔ جو حضور کو دکھا کر شائع کی جاتی ہے ۔

(ایڈیٹر)

" مَیں آج ایک خاص بات کہنی چاہتا ہوں ۔ اور وہ یہ کہ ہر قوم جو ترقی کرتی ہے ۔ اور جس کے اندر بڑھنے اور نشوونما پانے کے بیج موجود ہوتے ہیں ۔ وہ ساری دنیا کی تکلیفوں دکھوں اور شرارتوں کا نشانہ بھی بنتی ہے ۔ تم جانتے ہو ہر شخص اسی کے مقابلہ کی کوشش کرتا ہے ۔ جس سے اُسے خوف ہوتا ہے ۔ اور جس سے کسی قسم کا خوف نہیں ہوتا اس کے مٹانے کی کوشش نہیں کی جاتی ۔ دیکھو تصویروں کے شیر لوگ گھروں میں آپ لٹکاتے ہیں ۔ اور کھلونوں کے شیر آپ لا کر رکھتے ہیں ۔ لیکن اگر اصلی شیر آجاتا ہے ۔ تو گورنمنٹ اس کے مارنے کے لئے اعلان کرتی ہے ۔ کہ جو ماریگا اسے اتنا انعام دیا جائیگا ۔ مٹی یا دھات کے بنے ہوئے شیر کو کیوں نہیں ہٹایا جاتا ۔ اسی لئے کہ اس سے کوئی خوف و خطر نہیں ہوتا ۔ مگر اصلی شیر کو سب مارنا چاہتے ہیں ۔ کیوں ؟ اس لئے کہ اس سے خوف ہوتا ہے ۔ اسی طرح دُنیا میں جو سچے سلسلے ہوتے ہیں ۔ ان کے لئے طرح طرح کی مشکلات پیدا کی جاتی اور طرح طرح سے مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ مگر جو سعید اور نیک لوگ ہوتے ہیں ۔ اور راستی سے پیار رکھتے ہیں ۔ وہ سچے سلسلہ کو قبول کرتے اور اس کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اور خدا تعالیٰ ان کی ہمتوں میں برکت ڈالتا ہے ۔ اور انھیں کامیابی عطا کرتا ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ ہر صداقت جو دنیا میں آتی ہو اسکے راستہ میں مشکلات اور روکاوٹیں پیش آتی ہیں ۔ کیا بلحاظ اس کے کہ جن کے پاس صداقت نہیں ہوتی ۔ وہ ڈرتے ہیں ۔ کہ یہ ہمیں کھا جائیگی ۔ اس لئے وہ اس کو مٹانے کے درپے ہو جاتے ہیں ۔ اور کیا بلحاظ اس کے کہ صداقت کو صداقت ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ مشکلات پیدا کرتا ہے ۔ تا کہ غرباء اور کمزور اور تھوڑے لوگوں کو کامیاب کر کے دکھا دے ۔ کہ یہ خدا کا کام تھا ۔ ورنہ اس کا پُورا ہونا ممکن نہ تھا ۔ تو صداقت کو پھیلانیوالی جماعتیں کمزور ہوتی ہیں ۔ تا کہ خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنی قدرت دکھا کر اور صداقت کے مخالفین اس کے مقابلہ میں روکاوٹیں پیدا کرتے ہیں ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ صداقت بذاتِ آپ غالب نہیں ہوا کرتی ۔ صداقت خدا تعالیٰ کو پسند ہے ۔ مگر اس کو نازل کرنے کی یہ غرض نہیں ہوتی ۔ کہ صداقت کو صداقت ثابت کیا جائے ۔ صداقت نازل ہو یا نہ ہو ۔ صداقت ہی ہوتی ہے ۔ دیکھو اگر قرآن نازل نہ ہوتا ۔ تو اس کی صداقت میں کوئی نقص نہ آجاتا ۔ پھر کیوں نازل کیا گیا ۔ اسی لئے کہ انسان اس سے فائدہ اٹھائیں تو چونکہ صداقتوں کا نزول انسانوں ہی کے فائدہ کے لئے ہوتا ہے ۔ اس لئے دنیا میں صداقت تبھی غالب آتی ہے جبکہ انسان اس کے لئے کوشش کرتے ہیں ۔ لیکن اگر انسان اس کی طرف سے منہ موڑ لیں ۔ اور اس کے پھیلانے کی کوشش نہ کریں تو خدا تعالیٰ یونہی اس کو نہیں پھیلاتا ۔ بس چونکہ صداقت کا لوگوں میں پھیلانا لوگوں کے ہی فائدہ کے لئے ہوتا ہے ۔ اس لئے جب تک انسان اس کے لئے کوشش نہیں کرتے وہ نہیں پھیلتی ۔ قرآن دنیا میں موجود تھا ۔ مگر مسلمان ذلیل اور رسوا ہو گئے ۔ اور اسلام ایسا بھیانک ہو گیا ۔ کہ اس کی طرف کوئی نظر اٹھا کر بھی دیکھنا پسند نہ کرتا ۔ کیوں ؟ اسی لئے کہ مسلمانوں نے قرآن اور اسلام کو پھیلانا چھوڑ دیا ۔ تو خدا تعالیٰ نے یہ شرط کر دی ہے ۔ کہ صداقت اسی وقت پھیلتی ہے ۔ جبکہ لوگ اس کے پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ خود اس کو قبول کرتے ہیں ۔ اور دوسروں سے قبول کراتے ہیں ۔ ہاں جب صداقت بالکل مٹ جاتی ہے ۔ تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے کسی نبی کو کھڑا کر دیتا ہے ۔

اس زمانہ میں حضرت صاحب کی آمد پر صداقت کا مقابلہ اسی طرح کیا جا رہا ہے ۔ جس طرح پہلے زمانوں میں کیا گیا ۔ اس مقابلہ میں بعض موقعے ایسے آئے ہیں کہ خیال کر لیا گیا ۔ یہ صداقت مٹ جائیگی ۔ ہنری مارٹن کا مقدمہ یا اور ویسے ہی واقعات مثلاً " شروع شروع میں گورنمنٹ کی بدظنی اس سلسلہ پر بعض پیشگوئیوں کے متعلق ابتلاؤں کا آنا ۔ ان سب صورتوں میں سمجھ لیا گیا ۔ کہ لوگ اس صداقت کو چھوڑ دینگے ۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ہر جگہ اور ہر موقع پر اس صداقت کو غالب کیا ۔ اور فتح عطا کی ۔ مگر مخالفتوں کا یہ سلسلہ ابھی ختم نہیں ہو گیا ۔ البتہ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے کہ وقفہ دیا کرتا ہے ۔ چنانچہ فرماتا ہے ۔ کلما اضاء لھم مشو فیہ ۔ جس کی غرض یہ ہوتی ہے ۔ کہ کمزور ایمان والے لوگ گھبرا کر علیحدہ نہ ہو جائیں ۔ چنانچہ ابتلاء اور مشکلات آتی ہیں ۔ لیکن ان کے بعد کچھ ترقی اور آرام کی صورتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں ۔ مضبوط ایمان والے تو ہر حالت میں ہی مضبوط رہتے ہیں ۔ لیکن ایسے وقت میں کمزور ایمان والے بھی مضبوط ہو جاتے ہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں ۔ کہ صداقت غالب آجائیگی ۔ اس لئے وہ ساتھ لگے رہتے ہیں ۔ اسی کے مطابق ہماری جماعت کے ساتھ سلوک ہو رہا ہے ۔ کبھی تو ترقی اور آرام کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ اور کبھی ایسی مشکلات اور روکاوٹیں رونما ہو جاتی ہیں ۔ جن سے تنزل کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے ۔ آج کل بعض ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں ۔ جن سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ سلسلہ کی ترقی میں بہت روک ہو جائیگی ۔ اس وقت پانچ مقامات پر زیادہ زور کے ساتھ تبلیغ ہو رہی ہے ۔ اور ان پانچوں جگہوں میں مخالفت کے سامان ہو رہے ہیں ۔ ہندوستان میں تو ہمارا مرکز ہے ۔ اس کے علاوہ سیلون ۔ ماریشس اور انگلستان ہے ۔ ان مقامات کے سوا خاص آدمیوں کے ذریعہ تبلیغ نہیں ہو رہی ۔ امریکہ میں اب تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے ۔ ان پانچوں جگہ مخالفت پھوٹ پڑی ہے

ہندوستان میں خلافت ٹرکی کے مسئلہ کی وجہ سے بہت مخالفت کی جارہی ہے۔ اور یہاں تک مخالفین کی غیرت مرگئی ہے کہ امریکہ سے ہمارے مبلغ کے مقابلہ میں جو روک پیدا کی ہے۔ اس کے متعلق کہہ دیا گیا ہے۔ کہ ہمیں تو اس بات سے خوشی پیدا ہوئی ہے۔ گو بعض نے فطرتی تقاضا کی وجہ سے تائید کی ہے۔ مگر عام طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں کے دلوں میں ہماری دشمنی اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ ایسے صریح معاملہ میں بھی ہم سے دشمنی کا اظہار کر رہے ہیں۔ یوں تو ہر جگہ مخالفت کی جارہی ہے۔ لیکن بعض جگہ انتہاء کو پہونچا دی گئی ہے ابھی دنوں ایک جگہ کے احمدیوں کا کئی دن تک پانی بند کر دیا گیا۔ اور جب وہ پانی لینے کے لئے کنوئیں پر آئے تو ان کے گھڑے توڑ دیئے گئے۔ ان سے خرید و فروخت بند کر دی گئی۔ اور جب ہندوؤں نے یہ دیکھ کر کہ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے بھوک سے تڑپ رہے ہیں۔ رحم کھایا اور پوشیدہ طور پر سامان خورد و نوش مہیا کر دیا۔ تو ان پر بھی زور ڈالا گیا۔ کہ پھر ایسا نہ کرنا۔ تو ہندوستان میں مخالفت بڑھ رہی ہے۔ سیلون میں پہلے کبھی تکالیف پہنچائی جاتی تھیں لیکن اب ایک نئی شرارت کھڑی کی گئی ہے۔ جس سے وہاں کی تبلیغ میں بہت سی روکیں پیدا ہونے کا ڈر ہے اسی طرح ماریشس میں مسجد کا جھگڑا ہمارے خلاف کھڑا کیا ہوا ہے۔ مسجد کے متولی اور دوسرے لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔ لیکن کہا جاتا ہے۔ کہ احمدیوں کو اس میں نماز نہ پڑھنے دی جاویگی۔ پھر انگلستان سے بھی ایسی خبریں آئی ہیں۔ کہ خلافت ٹرکی کے جوش سے فائدہ اٹھا کر بعض دشمنان سلسلہ نے ایسی باتیں کی ہیں جو احمدیت کی ترقی میں بہت روک کا موجب ہونگی۔ امریکہ کے متعلق تو آپ لوگ سن ہی چکے ہیں۔ وہاں مفتی صاحب ایک قیدی کی طرح پڑے ہیں۔ اور جس مکان میں وہ بند ہیں۔ اس کی کھڑکیاں بھی بالعموم بند رکھی جاتی ہیں۔

ان حالات سے ظاہر ہے کہ آج کل ہماری مخالفت میں بہت زور لگایا جا رہا ہے۔ اسلئے پہلے تو میں یہ کہتا ہوں کہ آپ لوگ خاص طور پر دعاؤں میں مشغول ہو جائیں۔ اسمیں شک نہیں کہ سچائی کے مقابلہ میں جو روکیں آتی ہیں۔ وہ ترقی کا موجب ہوتی ہیں۔ لیکن اسمیں بھی شک نہیں کہ اگر وہ روکیں قصوروں اور نقصوں کی وجہ سے ہوں تو تنزل کا موجب ہو جاتی ہیں۔ پس تم دعا کرو کہ خداتعالیٰ ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو ان روکوں کا موجب نہ بنائے۔ بلکہ ان روکوں کو ہماری ترقیات کا باعث بنائے۔

اسکے بعد میں عام طور پر ایک تحریک کرتا ہوں۔ ابھی تک ہماری جماعت کو تبلیغ کرنے کا پورا پورا احساس نہیں ہے۔ اور اپنے اپنے طور پر تبلیغ کرنیوالے بہت کم اُٹھتے ہیں اور جو اُٹھتے ہیں وہ نہیں جانتے۔ کہ انہیں کس طرح کوشش کرنی چاہیئے۔ موجودہ زمانہ میں لوگوں پر مادیات کا اتنا گہرا اثر ہو گیا ہے۔ کہ دین کو دین کی خاطر حاصل کرنا بہت کم ہو گیا ہے۔ اسوقت تک ایک لاکھ روپیہ مدرسہ احمدیہ پر صرف ہو چکا ہے۔ مگر اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ مجھے تو کچھ نظر نہیں آتا۔ سوائے اس کے کہ اس میں پڑھنے والوں کے منہ سے یہ سنا جائے۔ کہ ہم کھائینگے کیا۔ اور کوئی دل خوش کن بات بہت کم سنی گئی ہے۔ اس مدرسہ پر آٹھ نو ہزار روپیہ سالانہ خرچ ہو رہا ہے۔ اور پندرہ سال سے یہ مدرسہ قائم ہے۔ اگر ابتدائی سالوں کا خرچ کم ہو۔ تو بھی قریباً ایک لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ جو کہ ایک غریب جماعت کے لحاظ سے نہیں بلکہ امیر جماعت کے لحاظ سے بھی بہت بڑی رقم ہے مگر اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ اسوقت تک کچھ نہیں۔ میں تو دیکھتا ہوں اس میں پڑھنے والوں پر بھی وہی مادی اثر غالب ہے۔ جو آج کل کے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ ان کے سامنے اپنے کھانے کا ہی سوال ہے۔ حالانکہ یہ ایسا سوال ہے۔ کہ کسی مومن کے منہ سے ہرگز نہیں نکلنا چاہیئے۔ خداتعالیٰ نے قرآن کریم میں اسپر بہت زور دیا ہے کہ رزق ہم دیتے ہیں۔ مگر اس کو مادیات کے اثر کے نیچے آکر بھلا دیا گیا ہے۔ یورپ کا یہ اثر تو لے لیا گیا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو اچھی باتیں ہیں۔ ان کو چھوڑ دیا گیا ہے میری تحریک پر جن لڑکوں نے دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی تھیں۔ ان کو جب کہا گیا۔ کہ اپنے طور پر مطالعہ جاری رکھو۔ اور تعلیم حاصل کرتے رہو۔ تو وہ کہنے لگے۔ کہ ہمیں پڑھانے کے لئے آدمی مقرر کرو۔ ورنہ ہم پڑھ نہیں سکتے۔ حالانکہ تعلیم کی ترقی کا بہت بڑا گر یہی تھا۔ کہ وہ اپنے طور پر مطالعہ کرتے۔ اور اپنی لیاقت بڑھاتے۔ یورپ کے بعض تعلیم میں بڑھے ہوئے ممالک میں قاعدہ ہے۔ کہ بی۔ اے تک تو پڑھائی ہوتی ہے۔ لیکن اس کے بعد ہوشیار لڑکوں کو اس لئے وظیفے دیئے جاتے ہیں۔ کہ وہ اپنے طور پر ریسرچ کریں۔ اور اپنی قابلیت بڑھائیں۔ اس طرح وہ کئی نئی نئی باتیں نکال لیتے ہیں۔ اور یہاں ہندوستان میں گورنمنٹ پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہمیں خود محنت کرنے کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ تو وہ بات جس پر یورپ کو ناز ہے۔ اور جس کے نہ ہونے کے باعث ہندوستان میں اعتراض کیا جاتا ہے۔ اسی پر عمل کرنے کے لئے جب ہم موقعہ دیتے ہیں۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ ہم اس طرح نہیں پڑھ سکتے۔ ہمارے لئے آدمی مقرر کئے جائیں میں کہتا ہوں۔ اس علم کے پڑھنے سے فائدہ ہی کیا ہے جس کے سالہا سال پڑھنے کے بعد اس کی کتب کے خود مطالعہ کرنے کی انسان قابلیت نہ رکھتا ہو مگر یہ بات لڑکوں میں ہی نہیں پائی جاتی۔ بڑوں کی بھی یہی حالت ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ ہمیں کوئی کام دو۔ اس سے جو وقت خالی بچیگا اس میں ہم پڑھیں گے۔ ہم کہتے ہیں۔ اگر سارے وقت میں پڑھنا مفید نہیں۔ تو اس خالی وقت میں پڑھنے کا کیا فائدہ؟ اس کو بھی تم کیوں کسی اور کام میں صرف نہ کرو اور اگر اس خالی وقت میں اپنے طور پر پڑھنا مفید ہو تو پھر جب سارا وقت تمہیں پڑھنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ اس میں کیوں نہیں پڑھتے۔ اور کیوں کوئی اور کام تلاش کرتے ہو۔ پس اگر خالی وقت میں پڑھنا مفید ہو سکتا ہے۔ تو پھر جبکہ سارے وقت میں تمہیں پڑھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے لیکن اسوقت کہا جاتا ہے۔ ہمارے لئے کوئی آدمی مقرر کرو۔ ورنہ ہم نہیں پڑھ سکتے۔ حالانکہ اپنے طور پر جو مطالعہ کیا جاوے۔ اس سے لیاقت میں بہت زیادہ ترقی ہوتی ہے۔ کیونکہ جب انسان کو خود محنت کر کے کوئی بات نکالنی پڑتی ہے۔ تو اس میں بہت زیادہ لیاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ دیکھو کالج سے جبوقت لڑکے نکلتے ہیں۔ اسوقت ان میں اتنی قابلیت نہیں ہوتی۔ جتنی دو تین سال اپنے طور پر کام کرنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ تو ایک یہ نقص

ہے۔ کہ یورپین لوگوں کی خوبی کو ترک کر کے برائی کو لے لیا گیا ہے۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ برائی کو ترک کر دیا جاتا اور خوبی کو لے لیا جاتا۔ پھر بہت سے لوگ ہیں۔ جو یہ تو کہتے ہیں۔ کہ ہمیں تبلیغ کرنے کا موقعہ دیا جائے مگر تبلیغ کرنے کا جو طریق بتایا جاتا ہے۔ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ کہا جاتا ہے کہ ہماری جماعت کی تعداد کئی لاکھ ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ کتنی ہے۔ کیونکہ ہم نے مردم شماری نہیں کرائی۔ صرف بعض حالات کے مطابق اندازہ لگایا ہے۔ مگر جتنی بھی ہے۔ میں پوچھتا ہوں۔ اب جو مصیبت اسلام پر آئی ہوئی ہے۔ اس کے لحاظ سے اس نے کیا کام کیا ہے۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ یونہی سیر کرنے کے لئے دنیا میں نکل جاتے ہیں۔ امرتسر کا ہی ایک شخص مولوی عبدالرحمٰن تھا۔ اسنے کئی ملکوں کا سیر کیا۔ ایک دفعہ بلجیم کے کچھ لوگ اٹھے۔ جنھوں نے کہا۔ ہم ساری دنیا کا سفر کرینگے۔ اور ایک پیسہ بھی ساتھ لے کر نہیں جائینگے۔ چنانچہ جب وہ روانہ ہوئے۔ تو ان کی جیبیں دیکھی گئیں۔ وہ اس طرح ساری دنیا کا سفر کر کے واپس آ گئے۔ بلکہ مال بھی کما لائے تو محض سیر کے لئے لوگ بے سر و سامان نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ ہماری جماعت کے کتنے لوگ ہیں۔ جو دین کے لئے نکلے ہیں۔ اب ایک دو ایسے کھڑے ہوئے ہیں۔ جنھوں نے قربانی اور اخلاص سے کام لیا ہے۔ جنمیں سے ایک عزیز دین ہے۔ اس نے قریباً قریباً اسی رنگ میں کام شروع کیا ہے۔ گو اس کو کچھ روپیہ ہم نے بھی دیا ہے۔ مگر کام کرنے کا جو طریق ہم نے بتایا ہے۔ اس کو اس نے بڑی خوشی سے قبول کیا ہے۔ اور اس نے کوئی کام کرنے میں عار نہیں سمجھی۔ حتے کہ اس نے کہا ہے۔ اگر مجھے نوکری چاکر بھی روٹی کمانی پڑی تو میں ایسا ہی کروں گا مگر اندازہ معدوم ہوتا ہے۔ اب وہ زمانہ ہے۔ کہ ہر طرح سے اسلام کے مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسلام کی ظاہری شان و شوکت مٹ چکی ہے۔ اور یورپین ممالک میں ایسے قانون موجود ہیں۔ جن کی رو سے ان ممالک میں اشاعت اسلام نہ ہو سکے۔ اسوقت میں اس جماعت سے جو کہتی ہے کہ میں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے پوچھتا ہوں کہ وہ اسلام کی اشاعت کے لئے کیا کر رہی ہے کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ اسلام کی اشاعت کے لئے دوسرے ملکوں میں نکل جائیں کام کرنیوالے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جس ملک میں جانا چاہتے ہیں۔ وہاں جانے والے جہاز پر ملازم ہو جاتے ہیں۔ اور اس ملک میں پہونچ کر ملازمت ترک کر دیتے اور وہیں رہ پڑتے ہیں۔ اور وہاں اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ یا دو تین بار آنے جانے کے بعد وہاں رہ پڑتے ہیں۔ کیونکہ بعض جہاز راں کمپنیاں ایک مقررہ میعاد کے لئے ملازم رکھتی ہیں۔ اور اس سے قبل ملازمت ترک نہیں کرنے دیتیں۔ عیسائی دنیا کے مختلف ممالک میں اسی طرح پھیلے ہیں۔ جب دنیا کے لئے لوگ اس طرح کرتے ہیں۔ تو دین کے لئے کیوں نہیں کیا جا سکتا۔ پس میں اپنی جماعت کو کہتا ہوں۔ کہ اگر واقعہ میں اسنے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تمسخر اور دھوکہ نہیں کیا۔ تو اسے کچھ کر کے دکھانا چاہیئے یاد رکھو۔ تمہارے اندر جب تک وہ آگ پیدا نہ ہو گی۔ جو تمہیں جلا دے۔ اسوقت تک اور کسی کو تم نہیں جلا سکتے۔ دین کی ترقی کے لئے اپنے آپ کو جلانا ضروری ہے۔ پس پہلے ضروری ہے کہ تمہارے اندر سے ایسا شعلہ اٹھے جو سر سے لیکر پاؤں تک تمہیں بھسم کر دے۔ اور پھر باہر نکل کر لوگوں پر اثر کرے۔

اسوقت میں پھر تحریک کرتا ہوں کہ دین کی اشاعت کے لئے کوشش کرو۔ لیکن جو خالص دین کے لئے کوشش کرنا چاہیں۔ وہ کریں۔ ایسے سست آدمیوں کی ضرورت نہیں۔ جو مطالعہ بھی نہ کر سکیں۔ کیونکہ ان سے کسی فائدہ کی امید نہیں۔ ایک لڑکے نے جس نے دین کے لئے زندگی وقف کی ہوئی ہے مجھے لکھا۔ کہ میں چونکہ امتحان میں فیل ہو گیا ہوں۔ اس لئے میں اب جماعت میں بیٹھ ہی نہیں سکتا ایسے آدمیوں نے کیا کام کرنا ہے۔ کام وہی کرتے ہیں۔ جو مٹی ہو جاتے ہیں۔ اور ذرا پرواہ نہیں کرتے۔ دین کے لئے ہمت۔ قوت اور استقلال چاہیئے۔ اس کے بغیر کوئی علم کچھ کام نہیں دے سکتا۔ رسول کریم کتنا پڑھے ہوئے تھے۔ کچھ بھی نہیں۔ لیکن آپ نے دنیا کو کیوں فتح کر لیا۔ اسی لئے کہ آپ میں ایسا ایمان اور ایسی قوت تھی کہ جس کی وجہ سے نہ صرف خود ہی آپ نے ساری دنیا کو فتح کر لینا یقینی سمجھا۔ بلکہ ایسی روحیں پیدا کر دیں۔ جو یقین رکھتی تھیں۔ کہ ہمیں دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ یہ تو کئی بار سنایا ہے۔ کہ ایک دفعہ رسول کریم ؐ نے مردم شماری کرائی۔ اور مسلمانوں کی تعداد سات سو نکلی۔ اسوقت ایک صحابی نے کہا۔ یا رسول اللہ۔ اب ہم سات سو ہو گئے ہیں۔ کیا اب بھی آپ کو خطرہ ہے۔ کہ دنیا ہمیں مٹا دیگی تو ان کے اندر یہ یقین اور وثوق تھا۔ جو رسول کریم کے پاس رہنے کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا۔ کہ وہ سمجھتے تھے دنیا ہم کو مغلوب نہیں کر سکتی۔ بلکہ ہم دنیا کو مغلوب کر لینگے۔ اور پھر ان کا یہ کہنا منہ سے ہی نہ تھا۔ بلکہ سچے دل سے تھا۔ ورنہ اگر صرف منہ سے ہی کہتے۔ تو کر کے نہ دکھاتے۔ کیونکہ جس کو اپنی بات پر یقین نہ ہو۔ وہ کرتا کچھ نہیں۔ جیسا کہ بازار کے دو کاندار آپس میں لڑتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ پتھر مار کر دانت نکال دینگے۔ لیکن مارتے نہیں۔ کیونکہ جانتے ہیں کہ دانت کیا نکلنے ہیں۔ یونہی منہ کی بات ہے تو وہ لوگ جو کوئی بات کہتے ہیں۔ مگر اسپر عمل نہیں کرتے ان کو اسپر یقین نہیں ہوتا۔ صحابہ کو چونکہ یقین تھا۔ کہ دنیا ہم کو مٹا نہیں سکتی۔ اس لئے وہ نکلے۔ اور دنیا پر پھیل گئے پس تم میں جو سعید روحیں ہیں۔ ان کو میں کہتا ہوں۔ کہ یہ موقعہ ہے نکلو۔ پھر یہ موقعہ نہیں مل سکیگا۔ اب اسلام کی حالت ایسی نازک ہو گئی ہے۔ کہ اگر خدا کی خاص نصرت اور تائید نہ ہو۔ تو اس کے مٹنے کے یقینی آثار پیدا ہو رہے ہیں ایسے وقت میں جس نے کام نہ کیا۔ تو پھر اس کو کوئی موقعہ نہ ملیگا۔ اور وہی مثال صادق آئیگی کہ؎

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر

پس خوب اچھی طرح سن لو۔ کہ اگر تم کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو اگر کچھ فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔ تو یہ موقعہ ہے۔ جن کو خدا توفیق دے۔ اٹھیں۔ ورنہ اگر تم نے کچھ نہ کیا۔ تو یہ کام تو ہو کر رہے گا۔ اور ممکن ہے۔ خدا تعالیٰ اور سامان کھڑا کر دے۔ جو جماعت میں ایک نئی روح پھونک دے

مگر اس صورت میں تم کس قدر زیر الزام ہو گے کہ تم میں ایک موعود آیا۔ اور تم نے اس کی آمد سے فائدہ نہ اٹھایا اس سے نازک موقعہ اسلام پر کبھی نہیں آیا۔ اور اس سے زیادہ کام کرنے کا وقت کبھی نہیں ملا۔ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور دین کی اشاعت کے لئے گھروں سے نکل کھڑے ہو۔ خدا تعالیٰ تمہیں توفیق دے۔

یہ تقریر فرمانے کے کچھ ہی دیر بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے وہ نظم لکھی۔ جو گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکی ہے۔ (ایڈیٹر)

ہماری مخالفت میں صداقت اسلام کو جواب نہ دو

مولوی عطاء اللہ صاحب نے ۱۴- اپریل کو ہمارے خلاف جو خواہ مخواہ ہنگامہ اور فتنہ کھڑا کیا۔ اس کے صحیح حالات اور اصل واقعات (جن سے ظاہر ہے۔ کہ ہم نے ان کی شورش اور بدزبانی کے مقابلہ میں نہایت صبر اور تحمل سے کام لیا اور ہماری طرف سے خلاف امن کوئی معمولی سے معمولی حرکت بھی سرزد نہ ہوئی) . . . . . . سے آگاہی رکھنے والے اصحاب ۲۵- اپریل کے اخبار وکیل میں شایع ہونیوالے ایک مضمون کے حسب ذیل اقتباس کو بغور ملاحظہ فرمادیں۔ اور ایک خاموش مجمع میں فتنہ اٹھانے اور خلاف امن حرکات کر کے اسلام کو بدنام کرنیوالے لوگوں کی حالت پر رنج افسوس کے آنسو بہائیں۔

اخبار وکیل کے نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں:-

"جب کوئی غیر کبھی یہ کہدیتا ہے کہ مسلمان امن پسند نہیں ہیں۔ یا اسلام امن کی تعلیم نہیں دیتا۔ تو مسلمان خفا ہو کر جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اور جلسے کر کے تردید کرتے ہیں۔ لیکن جب عملی رنگ میں مشاہدہ ہوتا ہے۔ تو بات وہی نکلتی ہے۔ جو اغیار نے کہی ہے۔ بیشک اسلام ایسی تعلیم نہیں دیتا۔ اور نہ اس کا حامی ہے لیکن اندرونی جھگڑوں کی بدولت واقعی مسلمان اس دولت سے بڑی حد تک محروم ہیں۔ ۱۴- اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کو بندے ماترم ہال امرتسر میں جو جلسہ ہوا۔ اور اسمیں مسلمانوں نے جو کچھ منظر دکھایا۔ وہ عملی رنگ میں ثابت کر رہا ہے کہ لارڈ جارج کی پیشگوئی کسی حد تک درست اور صحیح ہے"

وہ سمجھدار اور غیر متعصب اصحاب جو ۱۴- اپریل کے دن بندے ماترم ہال میں موجود تھے۔ یا جنہوں نے اس موقع کے حالات سنے اور پڑھے ہیں۔ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کونسے مسلمانوں نے وہ منظر دکھایا۔ جس کی طرف مرقومہ بالا الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ آگے چلکر وہی نامہ نگار لکھتے ہیں:-

"اگر ایک مقرر حوالہ حدیث کا دینے سے رک گیا تو کیا اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ آپس میں لاٹھیاں اٹھائی جائیں۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ خدا رب ہے۔ یا ربوبیت کرتا ہے۔ اور ماں باپ سے زیادہ ہم پر رحیم و کریم ہے۔ اللہ وہی سچا پروردگار ہے۔ بہتر تھا۔ کہ مقرر کو مہلت دیجاتی۔ کہ اس حدیث کا پتہ دو۔ تعجب کہ تقریر تو اس بارہ میں کی جاتی ہے۔ کہ دنیا میں ایک اسلام ہی امن آور اور امن پسند ہے۔ اور اس میں سب مسلمان چاہے کسی فرقہ کے ہوں۔ متفق ہوں اور پھر اس جلسہ میں باہمی جنگ لڑائی ہو جاتی ہے۔ اور امن کی رسیاں توڑی جاتی ہیں"

اسکے متعلق ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم نے نہ فتنہ برپا کیا۔ نہ لاٹھیاں اٹھائیں۔ یہ سب کچھ انہی لوگوں نے کیا جن کا لیڈر مولوی عطاء اللہ علی الاعلان کہتا تھا کہ میں مرنے مارنے کے لئے آیا ہوں۔ اور قادیانی خلیفہ کو زندہ نہیں نکلنے دونگا

آخر میں نامہ نگار صاحب نے جماعت احمدیہ کے اس ایجی ٹیشن سے علیحدہ رہنے کا ذکر کرتے ہوئے جو خلافت ٹرکی کے متعلق پھیلی ہوئی ہے لکھا ہے کہ:-

"دوسری طرف دیکھئے۔ جب کوئی احمدی صداقت اسلام پر تقریر کرے۔ تو صرف اس نقطہ خیال سے کہ یہ ایک احمدی ہے۔ اگر اس کے منہ سے صداقت اسلام کا کوئی لفظ یا کوئی جملہ نکلے۔ تو وہ بھی گویا ابطال اسلام ہے"

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی حالت کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ اور انہیں اسلام سے کسقدر تعلق رشتہ باقی رہگیا ہے۔ انصاف پسند اصحاب غور فرمائیں۔ کہ ہم اگر اپنے مذہبی عقائد کی پابندی کی وجہ سے خلافت ٹرکی کے لئے ایجی ٹیشن کرنے والوں کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتے تو اس وجہ سے ہمارے ان دلائل کو جو ہم صداقت اسلام ثابت کرنے کے لئے پیش کریں۔ رد کر دینا کہاں تک اسلامی غیرت اور حمیت کے مطابق ہے۔ کیا اس سے صاف طور پر ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ ہماری مخالفت میں صداقت اسلام کو رد کیا جا رہا ہے+

بائیکاٹ کا حربہ چلانیوالے غور کریں

ان دنوں یوں تو کئی مقامات پر احمدیوں کو دکھ اور تکلیفیں دیجا رہی ہیں۔ لیکن قصور اور اسکے نواح میں جو سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہتے اہل قصور سے ہی ایک نے اخبارات میں فخریہ طور پر جو کچھ شایع کرایا ہے۔ اُسے پیش کرتے ہیں۔ اس نے لکھا ہے:-

"قادیانی مرزائی جماعت جو مدت سے عام مسلمانوں سے بالکل الگ تھلگ چلی آتی ہے۔ اور کسی دینی یا دنیاوی معاملات میں ساتھ نہیں ہوتی۔ ۱۹ مارچ کی ہڑتال میں بھی شامل نہیں ہوئی۔ اور نہ اس جماعت کے لوگ اپنی جماعت کے سوا کسی دوسرے کو مسلمان تصور کرتے ہیں۔ اس لئے ہڑتال کے بعد کچھ عرصہ سے قصور کے مسلمانوں نے قادیانی جماعت کے لوگوں کو بالکل بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اسوجہ سے جماعت مذکورہ کے لوگوں کو قصور میں دنیاوی کاروبار میں سخت تکلیف پیش آئی ہوئی ہے۔ کسی کی دوکان سے کچھ سودا خریدنا چاہیں۔ تو مسلمان تو نہیں دیتے۔ کسی ہندو کی دکان سے لیکر اپنا گذارا کرنا پڑتا ہے۔ قصور شہر کے مسلمانوں کی طرف دیکھ کر دیہات میں بھی یہی سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ موضع للیانی میں بھی مرزائیوں سے ایسا ہی سلوک ہو رہا ہے۔ اور واقعی ایسا ہونا چاہیئے۔ ان لوگوں سے غیر مسلم اصحاب ہزار درجہ بہتر ہیں۔ جو دل و جان اور مال سے مسلمانوں کا ہر طرح سے ساتھ دے رہے ہیں"

(وکیل - ۲۰- اپریل سنہ ۱۹۲۰ء)

مسلمان کہلانے والوں کی اس کارروائی کو سامنے رکھکر انصاف پسند ۲۳- اپریل کے اخبار وکیل کی حسب ذیل سطور ملاحظہ فرمائیں جو اس نے بائیکاٹ کرنیوالوں کے متعلق لکھی ہیں۔ لکھتا ہے:-

"مسلمانوں میں پہلے تکفیر کی آندھی چل رہی تھی۔ اب بائیکاٹ کا طوفان برپا ہے۔ لیکن اکثر اوقات بائیکاٹ کا حربہ

استعمال کرنے میں مسلمان غلطی کرتے ہیں۔

کیا انھوں نے سود خواروں کا بائیکاٹ کیا۔

کیا ایسے اشام افراد سے قطع تعلق کیا۔

کیا محافل رقص و سرود گرم کرنیوالوں سے اپنا تعلق توڑا

کیا فرعون مزاجوں کو ان کی رعونت کا مزا چکھایا۔

کیا اپنے افعال و اعمال سے اسلام کی تذلیل کرنیوالوں کا مقاطعہ کیا

کیا بدمعاشوں۔ قمار بازوں سے تعلقات منقطع کئے

کیا ریا کاروں۔ منافقوں۔ مشرکوں کے خلاف بائیکاٹ کا حربہ استعمال کیا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب لوگ آزادانہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور علمائے دین کی رگ حمیت جوش میں نہیں آتی ۔

اسکے متعلق ہم صرف اسقدر کہنا چاہتے ہیں کہ علماء دین کی رگ حمیت ان لوگوں کے خلاف کیونکر جوش میں آسکتی ہے۔ جبکہ انہیں کے بل بوتے پر وہ اسلام کے فدائیوں کے خلاف بائیکاٹ کے حکم نافذ کرتے ہیں۔ اور انہی کے اشارہ پر وہ حرکت کرتے ہیں۔ معزز ہمعصر وکیل کو ان علمائے دین سے ہرگز یہ توقع نہ رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ اس کے پیش کردہ واقعی مجرموں کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی کرینگے۔ کیونکہ اگر ایسا کریں۔ تو پھر شراب اور پاک بازانسانوں کے خلاف کارروائی کرتے وقت ان کا ساتھ کون دے اور ان کی پیٹھ کون ٹھوکے +

آنچہ برخود مپسندی بردیگراں مپسند

شیعہ اخبار ذوالفقار قصوری نامہ نگار کے اس اعلان کو جو ہم دوسری جگہ درج کر چکے ہیں۔ نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ :-

"یہ مسلمانوں کا حق ہے۔ کہ وہ مسئلہ خلافت میں ان لوگوں سے برادرانہ ہمدردی کی امید رکھیں۔ اور اگر وہ ہمدردانہ سلوک نہ کریں۔ تو وہ بھی ان سے ایسا ہی سلوک کریں جیسکے وہ مستحق ہیں۔"

ہم ذوالفقار سے دریافت کر سکتے ہیں کہ اگر احمدی خلافت کمیٹی کے متعلق ایجیٹیشن میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے بائیکاٹ کر دینے کے لائق ہیں۔ تو کیا وہ شیعہ مجتہدین جنھوں نے اعلان کیا ہے کہ :-

"ہم اپنے مذہب کی طرف سے مجبور کئے گئے ہیں۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ وفادارانہ تعلقات قائم رکھیں۔ اور کسی حالت میں اپنے وفاداری کو نہ توڑیں" اور جن کی طرف سے "تمام شیعان ہند کو ہدایت" کی گئی ہے کہ :-

"وہ جلسہ ہائے خلافت کمیٹی منعقدہ ۱۹ - مارچ ۱۹۲۰ء کی جملہ تجاویز سے اپنے آپ کو نہایت سختی کے ساتھ علیحدہ رکھیں"

ان سے اور ان کے تمام شیعہ معتقدوں سے ویسا ہی سلوک کرنا چاہیئے۔ جس کی تلقین ذوالفقار احمدیوں کے خلاف کرتا ہے۔ کیا مذکورہ اعلان سے جو شمس العلماء مولانا ناصر حسین مجتہد العصر "مجتہد العصر والزمان مولانا سید محمد باقر صاحب قبلہ" "مولانا سید آقا حسن صاحب مجتہد العصر والزمان" شیعوں کے مانے ہوئے بزرگوں کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ظاہر نہیں ہوتا کہ شیعہ حضرات بھی اسی جرم کے مجرم ہیں جو احمدیوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ پس کیا ذوالفقار مسلمانوں کو شیعوں کے ساتھ بھی وہی سلوک کرنے کی تحریک کریگا۔ جو وہ احمدیوں کے متعلق پسند کرتا ہے۔ اگر نہیں تو آنچہ برخود مپسندی بر دیگراں مپسند کے مقولہ پر غور کرے۔

قصور کے احمدی مخالفین کے مقابلہ میں

قصوری لوگوں نے ہمارے احمدی بھائیوں کو جسقدر ستانا اور دکھ دینا شروع کر رکھا ہے۔ اس کا پتہ مخالفین کی اس تحریر سے لگ سکتا ہے۔ جو اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ نقل کی گئی ہے۔ ایسا تشدد آمیز سلوک اگر کسی اور فرقہ کے لوگوں کے ساتھ کیا جاتا۔ تو وہ بھی اسی قسم کی جوابی کارروائی کرنے کی کوشش کرتے۔ اور اس میں وہ معذور سمجھے جاتے۔ کیونکہ صابر سے صابر انسان بھی تنگ آکر ظالم کو اس کے ظلم کا بدلہ چکھانے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ لیکن قصوری مخالفین کے ایسے ناروا سلوک کے مقابلہ میں جو طریق عمل ہمارے قصور کے بھائیوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اشتہارات کے ذریعہ مخالفین کو ان کے غلط اعتقادات سے آگاہ کر رہے۔ اور اپنے عقائد کی صداقت ثابت کر کے ان کو قبول کرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ چنانچہ ان چند ہی دنوں میں وہ حسب ذیل عنوانوں کے اشتہار شائع کر چکے ہیں (۱) حضرت مسیح موعود کا ماننا ضروری ہے (۲) چودھویں صدی کا مجدد (۳) چند الزامات کی تردید (۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں (۵) "بائیکاٹ کا نتیجہ" آخری اشتہار ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ احباب کو اپنے ان بھائیوں کے استقلال اور جوانمردی سے آگاہی ہو۔ اور ان کی دعاؤں سے مدد کی جائے۔

مذکورہ بالا اشتہار کا مضمون حسب ذیل ہے :-

"ہمارے قصوری مخالفین آخر ہمارے مقابلہ میں ان کھوٹے اور اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے جنکی امید ہمیشہ سے کمزوروں کی طرف سے ہو سکتی ہے جو مقابلہ سے عاجز ہو چکے ہوں کہیں تو ہمارے پردہ نشین مخالفین گمنام اشتہاروں کے ذریعہ سے جو دشنام دہی سے پر ہوتے ہیں اپنی خبث باطنی کا اظہار کر رہے ہیں کہیں ہماری طرف غلط عقائد منسوب کر کے لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں۔ اور کہیں بائیکاٹ پر زور دیتے ہیں۔ لیکن یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ خدا کے مرسلین کے ساتھ ہمیشہ سے یہی سلوک ہوتا رہا ہے۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے ساتھ یہ سلوک نہیں ہوا۔ کیا ان کو گالیاں نہیں دی گئیں کیا کفار عرب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی جماعت کا بائیکاٹ نہیں کیا تھا۔ پس مماثلت ظاہر ہے۔ غور تو کرو کہ ان حرکات ناشائستہ سے تم اپنی آپ کو کس قوم کا مثیل ثابت کرتے ہو۔ پھر نتیجہ پر غور کرو کہ کیا کفار کی یہ کوششیں کارگر ہوئیں جو تمہاری ہو جائینگی۔ اسوقت بھی کفار عرب کی مخالفت مسلمانوں کی ترقی کا باعث ہوئی۔ اور اسوقت بھی تمہاری یہ حرکات احمدیہ جماعت کے سرسبز باغ کیلئے کھاد کا کام دینگی۔ اور اس طرز عمل سے تم احمدیوں کے حق میں اقبالی ڈگری دیتے اور اپنی ہار کا اعلان کرتے ہو۔

کاش انہیں خدا سمجھ عطا کرے۔ اور تم اس امر پر غور کرو کہ یہ طریق تمہارے لئے مفید نہیں اور تم ان حرکات مذبوحی سے احمدیوں کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے شریعت اسلام نے تو ہر ایک رائے کی آزادی دی ہے۔ جو جس طریق کو حق سمجھتا ہے دوسرے کو حق نہیں کہ اسے اس سے روکے۔ لیکن آپ آیۃ قرآنی حکم لا اکراہ فی الدین (کہ دین میں کوئی جبر نہیں) کے خلاف تشدد سے کام لیکر دوسروں سے جبراً اپنی رائے منوانا چاہتے ہو۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ....

اخبار القریش کے بیہودہ عذرات

اخبار القریش امرتسر کے "دروغ بیفروغ" کے متعلق ہم نے جو اشتہار شایع کیا تھا۔ اس کے جواب میں اخبار مذکور کے ۲۴۔ اپریل کے پرچہ میں چند سطور شایع ہوئی ہیں۔ جن کو پڑھکر ایڈیٹر صاحب القریش کی سمجھ اور عقل پر بہت ہی حیرت ہوتی ہے۔ ایک تو وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے اس اشتہار کے ذریعہ ان سے وعدہ کیا ہے۔ اگر وہ یہ واقعہ کہ چودہری عزیز الدین صاحب کوتوال شہر امرتسر نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے مناظرہ کے متعلق کوئی گفتگو کی۔ سچا ثابت کر دیں۔ تو ہم انہیں ایک ہزار روپیہ انعام دینگے۔ لیکن دوسری اس اعلان کو غیر معتبر قرار دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے اس کی تصدیق چاہتے ہیں اور تصدیق بھی اس طرح کہ انہیں اس اشتہار پر قائم رہنے کے متعلق کسی اور دستی تحریر کے ذریعہ اطمینان دلایا جائے۔ نیز وہ یہ بھی پوچھتے ہیں۔ کہ ان کو ایک ہزار روپیہ انعام کونسی جائداد سے دیا جائیگا۔ چنانچہ انکی اصل عبارت ساری کی ساری حسب ذیل ہے۔

"۱۶۔ تاریخ کے القریش کے مضمون سے مرزائی جماعت نے برہم ہوکر "القریش کا دروغ بیفروغ" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کرتے ہوئے اثبات کا وعدہ کیا ہے۔ کہ اگر یہ واقعہ القریش ثابت کردے تو ہم ایک ہزار روپیہ نقد انعام دینگے۔ ہم چونکہ اس واقعہ کی صحت وتصدیق میں ہزاروں شہادتیں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے ہم مرزا بشیر الدین محمود سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا یہ اعلان واقعی آپ کی طرف سے شایع ہوا ہے۔ اور کیا آپ اسپر قائم ہیں۔ اگر قائم ہیں۔ تو ہمیں بذریعہ دستی تحریر اطمینان دلائیں۔ اور وعدہ کریں کہ اس کی صحت ہونے پر آپ یہ ایک ہزار روپیہ کا انعام اپنی کونسی جائداد میں سے دینگے۔ یہ جواب موصول ہونے پر ہم اس تحریر کی صداقت پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

ہم نہیں سمجھتے کہ ہمارے جماعت احمدیہ کے صیغہ تالیف و اشاعت کا ذمہ دار آفیسر ہونے کی حیثیت سے اشتہار شایع کرنے اور اس کو "مرزائی جماعت" کا اشتہار تسلیم کرلینے کے بعد ایڈیٹر صاحب القریش کو پھر اس کی تصدیق کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا اشتہار ایک ذمہ وارانہ حیثیت سے شایع ہوچکا ہے۔ اور اسپر جماعت احمدیہ کے اس افسر کے دستخط ثبت ہیں جس کے صیغہ سے اسے تعلق ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کسی اور تصدیق کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی دستی تحریر کی حاجت۔ تعجب ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب القریش ہمارے اشتہار کو جسپر ہم نے اپنا نام بھی لکھدیا ہے کافی نہ سمجھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی "دستی تحریر" طلب کرتے ہیں۔ لیکن خود اخبار میں ہی چند سطور بے نام و نشان شایع کر دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اگر انہیں "دستی تحریر" کے بغیر ہمارے اشتہار سے اطمینان نہیں ہوتا۔ جو کثرت سے امرتسر میں شایع کیا گیا ہے۔ تو کیا ہم اخبار القریش کے ایک کونہ میں شایع ہونے والی بے نام سطور کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے۔ ہمیں ان کے ایڈیٹر صاحب القریش کی طرف سے ہونے پر کیونکر اطمینان ہوسکتا ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں کہنا چاہتے۔ اور ایڈیٹر صاحب القریش کو بھی نصیحت کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کے بیہودہ عذرات کرکے وقت ضائع نہ کریں۔ بلکہ جہاں تک جلد ہو سکے۔ اثبات کا ثبوت پیش کریں۔ کہ چودہری عزیز الدین صاحب کوتوال شہر نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے مناظرہ کے متعلق کوئی گفتگو کی۔ اگر وہ اس کو ثابت کردیں تو ہم انہیں ایک ہزار روپیہ نقد انعام دینگے۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جاچکا ہے۔

اس جگہ ہم یہ کہدینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ایڈیٹر صاحب القریش کا یہ دریافت کرنا کہ ایک ہزار روپیہ کا انعام اپنی کونسی جائداد میں سے دینگے" بالکل لغویات ہی اس سے انھیں کیا کہ کس جائداد سے دیا جائے گا انھیں ایک ہزار نقد لینے سے غرض ہے۔ ہمارا مطالبہ پورا کردیں اور لے لیں۔ ایک ہزار روپیہ کوئی اتنی بڑی رقم نہیں ہے۔ جو مہیا نہ کی جاسکے۔ تاہم اطمینان دلانے کے لئے ہم ایڈیٹر صاحب القریش کو اطلاع دیتے ہیں کہ نیشنل بنک میں خدا کے فضل سے ہمارا گیارہ ہزار روپیہ جمع ہے۔ اور اس بنک کی شاخ امرتسر میں موجود ہی اگر وہ ہمارے مطالبہ کو پورا کردینگے۔ اور ثابت کردینگے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ساتھ چودہری عزیز الدین صاحب کوتوال شہر امرتسر نے مناظرہ کے متعلق گفتگو کی۔ اور حضور نے فرمایا کہ "ہم اس قدر استعداد نہیں رکھتے ہم اب پناہ چاہتے ہیں" تو نیشنل بنک کی شاخ امرتسر کے ہی نام ایک ہزار کا چیک لکھ دیا جائیگا۔

پس انھیں چاہیئے۔ کہ بہت جلدی ہمارے مطالبہ کا ثبوت پیش کریں۔ اور لغو عذرات کرکے وقت ضائع نہ کریں۔

خاکسار

رحیم بخش (ایم۔ اے) ناظر تالیف و اشاعت قادیان

دیوبند کے سپوت

ہمارے آقا ہمارے مولیٰ سیدنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امت میں سے کچھ لوگ یہود کے نقش قدم پر چلکر یہود کی صفت ہوجائینگے سو ظاہر ہے کہ آنیوالے مہدی مسیح کا انکار کرکے وہ ایسے ہی ہو گئے۔ جب علماء دیوبند اور ہمارے درمیان مباہلہ کی گفتگو شروع ہوئی۔ اور دو تین اشتہار نکل چکے تو اسوقت ہی ایک مولوی صاحب نے جو رام پور ضلع سہارنپور کے رہنے والے ہیں۔ برادر مکرم جناب آصف زمان صاحب احمدی ڈپٹی کلکٹر سے کہا کہ آپنے دیوبند کے مولویوں کو یونہی مباہلہ کے لئے بلایا وہ بیچارے پہلے ہی سے مجذوم ہیں۔ دیوبند کے سپوتوں کے متعلق خود انہیں سے ایک کی یہ شہادت ہے۔ اسکے علاوہ ایک تازہ شہادت اور بھی دیکھئے۔ جو دیوبند کے ایک سپوت کے کرتوت پر روشنی ڈالتی ہے۔ آج ۲۵۔ اپریل کی ڈاک میں ذیل کا خط مجھے ملا ہے۔

" جناب مولانا صاحب علمی۔ اخبار الفضل کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ آپنے علمائے دیوبند سے مطالبہ کیا ہے۔ جنہیں مولانا احمد شیر کا نام بھی درج ہے۔ کیا آپ ایسے کچے مولویوں سے مباہلہ کا مطالبہ کرتے ہیں کہ جنہوں نے اپنی محض فطرانہ کی خاطر میمن سنگھ بنگال میں دو دفعہ عید کی نماز پڑھ لی۔ اور جس کا یہ اعتقاد ہو نعوذ باللہ کہ خدا پاک جھوٹ

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی روک تھام

معزز ہمعصر ہمدم نے مندرجہ بالا عنوان سے اپنے ۲۴۔ اپریل کے پرچہ میں حسب ذیل لیڈنگ آرٹیکل شایع کیا ہے۔ نیز اسی اخبار میں ہمارا ۱۲۔ اپریل کا لیڈنگ آرٹیکل بھی درج کیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

ناظرین کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال ہندوستان کی مختلف سیاسی جماعتوں کے وفود آئینی اصلاحات ہند کے مسودہ کی نسبت مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی کے رو برو شہادت دینے اور انگلستان کی عام رائے کو تیار کرنے کی غرض سے ولایت گئے تھے۔ تو لالہ لاجپت رائے صاحب نے جو اسوقت تک امریکہ میں مقیم تھے۔ اور انگلستان و ہندوستان واپس آنے کی اجازت نہیں پا سکتے تھے۔ امریکہ سے اپنے ہموطن مدبروں کے نام ایک چٹھی لکھی تھی جسمیں مسائل اصلاح پر بحث کرنے کے بعد انہوں نے مسلمانوں کو خاص طور پر جتایا تھا کہ امریکہ والے اسلام واہل اسلام سے بالکل ناواقف ہیں۔ اور اس ناواقفیت کے باعث مسلمانوں اور ان کے عقاید مذہبی کی بابت مختلف اقسام کی غلط فہمیاں اور بدگمانیاں ان (اہل امریکہ) میں پھیلی ہوئی ہیں۔ لالہ لاجپت رائے جی نے اپنی چٹھی میں مسلمانوں کو اس کی ضرورت جتائی تھی۔ کہ وہ اپنی قوم کے چند قابل و جفاکش اصحاب کو بطور مبلغین جلد امریکہ میں بھیجیں۔ تاکہ وہ مذہب اسلام کی حقیقت اور مسلمانوں کی عادات و خیالات سے وہاں کے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اور جو غلط فہمیاں اور بدگمانیاں زیادہ تر مسیحی مشنریوں کی خودغرضانہ تحریروں کے باعث ان میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کو رفع کریں۔

لالہ لاجپت رائے جی کا یہ مشورہ مسلمانوں کی خیرخواہی اور ہندوستان کی محبت پر مبنی تھا۔ جس کو ہم نے کمال تحسین و استحسان کی نظر سے دیکھا اور اپنی قوم کو امریکہ میں تبلیغ اسلام کا انتظام کرنے پر توجہ دلائی۔ افسوس ہے کہ مسلمانان ہند عام طور پر مسئلہ خلافت کے باعث مہینوں سے سخت پریشان ہیں۔ اور اپنی تمام تر توجہ اسی سوال کو حل کرنے اور اتحادی مدبرین کو اس کی اہمیت جتانے پر مرکوز کر رہے ہیں۔ اس لئے اگرچہ بعض بڑے دینی و دنیوی حلقوں میں ہماری رائے سے اتفاق کیا گیا۔ اور جناب مولانا عبد الباری صاحب کی تحریک پر بمبئی و کراچی کے بعض متمول سیٹھ صاحبان نے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے ضروری مقصد کو خاطر خواہ امداد پہنچانے کا وعدہ فرمایا اور ستمبر گذشتہ میں دار العلوم ندوہ میں تشریف لانے کے وقت سیٹھ حاجی میاں جان محمد چھوٹانی آف بمبئی اور سیٹھ عبد اللہ ہارون آف کراچی کی طرف سے دو فارغ التحصیل طلبائے دینیات کو امریکہ جانے کے لئے وظائف دینے کا اعلان بھی کیا گیا۔ تاہم خلافت کے مسئلہ کی جدوجہد میں تبلیغ اسلام امریکہ کی تجویز کوئی عملی صورت قبول نہ کرنے پائی۔ اور خود ہمیں اس تجویز کو آگے بڑھانے اور ہمدردان قوم کو اسپر توجہ دلانے کی ابتک فرصت نہیں ملی۔ لیکن جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کے پیرووں کی جماعت قادیان نے جو مسئلہ خلافت سے کوئی دلچسپی نہ رکھنے کا باقاعدہ اعلان بھی کر چکی ہے۔ اس موقعہ کی ضرورت کو محسوس کیا۔ اور ان کی دینی سرگرمی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ انہوں نے کوئی بڑا طاقتور مشن ترتیب دینے کے انتظار میں وقت نہ گنوانا چاہا۔ اور اپنے مشن انگلستان کے ایک لائق و تجربہ کار ممبر مفتی محمد صادق صاحب ایم۔ اے کو ادھر ہی سے براہ راست امریکہ جانے کی ہدایت کر دی۔ اس ہدایت کی مفتی صاحب موصوف نے فوراً تعمیل کی اور تین ماہ قبل وہ انگلستان سے روانہ ہو کر بخیریت نئی دنیا میں پہنچ گئے۔

احمدی فرقہ اور خصوصاً جماعت قادیان کے ساتھ کئی باتوں میں اختلاف رائے رکھتے ہیں۔ اور خصوصاً جو روش انہوں نے مسئلہ خلافت کے متعلق جس نے نہ صرف مسلمانان ہند بلکہ ساری اسلامی دنیا کو ملول مضطرب کر رکھا ہے اختیار کی ہے۔ اس کو سراسر قومی فوائد و مذہبی اغراض کے خلاف سمجھتے ہیں۔ لیکن اس اختلاف رائے کے باوجود ہم نے معاملات دین میں اس جماعت کے جوش و ایثار کو ہمیشہ تحسین و مسرت کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور بلاد غربیہ میں ان کی تبلیغ اسلام کی کوششوں کو قابل قدر سمجھا ہے چنانچہ تھوڑے عرصہ قبل جب ہمیں مفتی محمد صادق صاحب کے انگلستان سے بغرض تبلیغ اسلام امریکہ روانہ ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ تو ہم نے بڑی مسرت کے ساتھ اس خبر کو اخبار میں چھاپا تھا۔ اور ان کی کامیابی کے لئے اپنی دلی تمنا کا اظہار کیا تھا۔ لیکن اب احمدی جماعت قادیان کے معزز آرگن ہمعصر الفضل کے ایک تازہ پرچہ سے یہ معلوم کر کے ہمیں سخت افسوس ہوتا ہے۔ کہ امریکہ کی آزاد خیالی و مساوات پسندی کے جو قصے تمام دنیا میں زبان زد خلائق ہیں۔ ان کے برخلاف وہاں کی گورنمنٹ نے اسلام کے واحد مشنری کے ساتھ کمال تنگ دلی و تعصب کا برتاؤ کیا ہے۔ اور بقول الفضل مفتی محمد صادق صاحب کو "اہل امریکہ کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش کرنے سے اس بناء پر روک دیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک ایسے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو تعدد ازدواج کو جائز قرار دیتا ہے۔" مفتی صاحب چونکہ کچھ کام کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے موقعہ کی مصلحت پر نظر کر کے انہوں نے اپنے مواعظ میں تعدد ازدواج کے مسئلہ کو نہ چھیڑنے کا وعدہ کیا۔ لیکن امریکن حکام کی اس سے بھی تسکین نہیں ہوئی۔ اور "ان کو وعظ کرنے کی اجازت نہیں دیگئی"

اس واقعہ پر قادیان کے معزز الفضل نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان کو ہم آج کے پرچہ میں کسی اور صفحہ پر بذیل منقولات جگہ دے رہے ہیں۔ ہمیں اپنے معزز ہمعصر کے خیالات سے کامل اتفاق ہے۔ اور ہم اس کو امریکہ کے دامن شہرت پر ایک بدنما داغ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اسلام کے مبلغ کو اپنے ہاں تبلیغ دین سے روکتا ہے۔ اور اسلام میں تعدد ازدواج کے جواز کو اس کے لئے ایک بہانہ ٹھہراتا ہے۔ امریکہ خود اکثر مشرقی ممالک میں اپنے مشنریوں کو بھیج کر دین مسیحی کی تبلیغ کر رہا ہے۔ اور ہندوستان کے طول و عرض میں تو امریکن مشنوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ یہاں کوئی بڑا مقام شاید مشکل سے ایسا نکلیگا۔ جسمیں امریکن پریسبٹیرین مشنوں کا کوئی انسٹیٹیوشن پایا جائیگا۔ خود لکھنؤ میں ان کا ایک بڑا کالج (ریڈ کرسچین) وہائی اسکول جاری ہے۔ اور پنجاب و ممالک متحدہ کے دار الصدر لاہور و الہ آباد میں ان کے دو عظیم الشان کالج برسوں سے قائم ہیں۔ ہندوستانی اشخاص کو امریکن مشنوں

کی ان تعلیمی امدادی کوششوں کو قدردانی و امتنان کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور انگریزی مشنوں کے مقابلہ میں امریکن مشنوں پر ان کے آزاد ہونے اور برٹش گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہ رکھنے کے باعث زیادہ اعتماد کر کے اپنے بچوں کو بخوشی ان میں تعلیم پانے کے لئے بھیجتے ہیں۔ لیکن سخت افسوس ہے۔ کہ اب جو ایک ہندوستانی مسلم مشنری اپنے دین کی تبلیغ کے لئے آزادی و مساوات پسندی کا دعویٰ کرنے والی سرزمین امریکہ میں داخل ہوا ہے۔ تو اس کو اپنے مذہبی فرائض کی ادائگی سے روکا جاتا ہے۔ اور تعدد ازدواج کے جواز کا ایک حیلہ پیدا کیا جاتا ہے۔ یہ کارروائی امریکہ کی نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام اہل مشرق کے لئے سخت ناگوار و دلشکن ہے۔ اور اگر امریکہ مبلغین اسلام کے ساتھ اپنے اس غیر واجبی برتاؤ پر مُصر رہیگا تو مجبوراً ہندوستانیوں کو بھی بمصداق عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ اس پر زور دینا پڑے گا۔ کہ امریکن مشنریوں کی تعداد اور تبلیغ دین عیسوی ہندوستان میں روک دی جائے۔ اور جیسا برتاؤ اپنے ہاں ہندوستانی مبلغین سے کرے ویسا ہی امریکن مشنریوں سے ہندوستان میں روا رکھا جائیگا۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ امریکن حکام مفتی محمد صادق صاحب کی بعد کی نمائندگیوں پر غور کر کے اس معاملہ پر نظر ثانی کرینگے اور اپنے احکام امتناعی کو واپس لے لینگے۔ لیکن ضرورت ہے کہ انگلستان کی سنٹرل اسلامک سوسائیٹی اس مسئلہ کو اٹھا کر اور ولایت میں ایک جلسہ منعقد کر کے امریکہ کی اس تنگ دلانہ و تعصب آمیز کارروائی کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کر کے امریکن سفیر کی وساطت سے گورنمنٹ امریکہ کو اس پر توجہ دلائے۔ آزادی و انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ امریکہ جس طرح خود مشرقی ممالک میں تبلیغ مسیحیت کے لئے بڑے بڑے مشن بھیجتا ہے۔ اسی طرح مشرقی اقوام کی مشنریوں کو اپنے ملک میں قبول کرے اور بیرونی دنیا کو یہ خیال نہ پیدا ہونے دے۔ کہ وہ مصنوعی ذرائع سے اپنے باشندوں کے عقاید مذہبی کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے ؎

نامہ لنڈن

از نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ یکم اپریل ۱۹۲۰ء

تین نائجیرین نومسلم جماعت احمدیہ اور لنڈن ٹائمز

ویسٹ اینڈ ایسٹ سٹڈیو میں تقریر

تازہ نومسلم مسیحی مبلغین نے مغربی افریقہ میں نہایت تندہی سے کام کر کے اور ہر قسم کے جائز و ناجائز ذرائع کو استعمال میں لا کر بہت سے سادہ لوح نوجوانوں کو جن کے آباء و اجداد مسلمان تھے حضرت ابن مریم کی خدائی پر زبانی ایمان لانے والا بنا لیا ہوا ہے۔ مگر یہ عمارت جو ریت پر کھڑی ہے۔ اسلام کی مضبوط چٹان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور آہستہ آہستہ منہدم ہوتی جا رہی ہے۔ ہفتہ رواں میں جو نائجیریا کے دوست محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور مسیح موعود کی بعثت پر ایمان لائے ہیں۔ اور مسیحی مذہب سے تائب ہو کر دین حقہ کو قبول کرنے کی عزت حاصل کر چکے ہیں ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔

	مسیحی نام	اسلامی نام
(۱)	ٹامس ولیم	زاہد
(۲)	جان ولیم	مبارک
(۳)	جان تنگو	یحییٰ

یہ تمام دوست اخویم عزیز براؤن سکرٹری یونائیٹڈ افریقن برادرہوڈ کے توسط سے احمدی مبلغین کے زیر اثر آئے۔ اور خدائے واحد پر ایمان لا کر اعلان اسلام کی جرأت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے

ہماری سیاسی پوزیشن مشرقی معاملات کی حالت کا نازک اور خلافت ٹرکی کے متعلق مسلمانوں کے جذبات میں جوش کی لہروں کا موجزن ہونا اس امر کا مقتضی تھا۔ کہ ایک طرف ٹرکی کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ہمدردی کا اظہار کر دیا جائے اور دوسری طرف مسئلہ خلافت پر اپنی مذہبی و سیاسی پوزیشن کو صاف کر کے دکھا دیا جائے۔ اس لئے عالیجناب لفٹنٹ گورنر پنجاب سر ایڈورڈ میکلیگن کو جو ایڈریس حال میں جماعت پنجاب کی طرف سے دیا گیا تھا۔ اسے جماعت لنڈن کی طرف سے دوبارہ چھپوا کر حکام اور پریس کو بھیجدیا گیا۔ اور اس کے ساتھ ذیل کی مطبوعہ چٹھی بھی روانہ کر دی۔

سلسلہ احمدیہ۔ شاخ لنڈن

۴۔ سٹار سٹریٹ۔ ایجویر روڈ ڈبلیو ۲

جناب من! عریضہ ہذا کے ساتھ ہم وہ ایڈریس ارسال خدمت کرتے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ پنجاب (جہاں سلسلہ کا مرکز ہے) نے حال میں آنر ایبل لفٹنٹ گورنر پنجاب کے حضور پیش کیا ہے۔ سلسلہ احمدیہ اسلام میں ایک جدید تحریک ہے۔ اور چونکہ یہ سلسلہ برطانیہ کے مختلف مقبوضات میں سرعت سے پھیل رہا ہے۔ اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ آپ کو اس سلسلہ کے سیاسی خیالات سے خصوصاً ان ایام میں کہ مشرق میں بدامنی اور شورش ہے۔ اطلاع کر دیں۔

حضرت احمد علیہ السلام نے سلسلہ میں داخل ہونے کی دس شرائط میں سے ایک شرط یہ رکھی ہے۔ کہ ان کے پیرو دل کو جہاں کہیں جس سلطنت کے ماتحت ہوں۔ اس ملک کی حکومت کا وفادار رہنا چاہیئے۔

فتح محمد سیال ایم۔ اے احمدی۔ مبشر
عبدالرحیم نیر احمدی مبلغ و سکرٹری

لنڈن ٹائمز اور جماعت احمدیہ انگلستان کے جن اخباروں نے محولہ بالا خط اور ایڈریس پر نوٹس لیا ہے۔ ان میں سے ایک اس ملک کا سب سے بڑا اخبار ٹائمز ہے۔ جو اپنی ۲۹ مارچ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

ہندوستانی احمدی جماعت

The Indian Ahmadiyyas.

Sir Edward Mac- سر ایڈورڈ
lagon who last year میکلگن جو سال
became Lieutenent گزشتہ پنجاب کے
Governer of the Punjab, لفٹنٹ گورنر
recieved an adress of مقرر ہوئے تھے۔
welcome from the Ahmad- احمدی جماعت

کیطرف سے خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا گیا ہے۔ گو احمدی جماعت تعداد کے لحاظ سے مضبوط نہیں اور نہ ہی اسکے ممبر متمول ہیں لیکن اس جماعت کا ایڈریس سلطنت برطانیہ کے ساتھ غیر متزلزل تعلق وفاداری کا اظہار کرتا اور نئے لفٹنٹ گورنر کو جماعت احمدیہ کیطرف سے ہر قسم کی امداد دئے جانیکا یقین دلاتا ہے۔ یہ جماعت سیاسیات میں اسوقت دخل دیتی ہے جب ملک میں امن بحال رکھنے کی ضرورت اس امر کی مقتضی ہو۔ اس جماعت کی روش ہندوستان کے دوسرے مسلمانوں سے اس امر میں بالکل مختلف ہے کہ احمدی جماعت سلطان کی مذہبی رنگ میں کسی قسم کی اطاعت کا تعلق نہیں رکھتی۔ ہمارا سلطان ملک معظم شاہ جارج خامس ہیں"۔

-iyya Community.
This body is not numerically strong and its members are not wealthy, but its address breathes unshakable loyalty to the British Government and offers the Co-aperative of the Community to the new Lieutenent Governer. The Community concerns itself with politics only, when the preservation of the peace so demands its attitude differs from that of most Indian Moslems is That it admits no allegiance to The Sultan in a religious sense — Our Sultan is His Imperial Majesty King George V.

لنڈن ایسٹ اینڈ ایسٹ سٹڈیو میں لیکچر۔ مشرق و مغرب کو باہم ایک دوسرے کے خیالات و جذبات کا مطالعہ کرنے کا موقعہ دینے اور مشرقی و مغربی لوگوں کو ایک رشتہ اتحاد میں منسلک کرنے کی غرض سے ایک اہل علم اور علم دوست صوفی مزاج خاتون نے سوسائٹی مندرجہ عنوان حاشیہ قائم کر رکھی ہے۔ اس میں مکرم چودھری صاحب کا لیکچر ہو چکا ہے۔ اور ۲۶ مارچ کو خاکسار کی تقریر مساجد ہندوستان پر تھی Mosques of India. جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے کئی دوستوں کے الفاظ میں کامیاب کہلانے کا استحقاق رکھتی تھی۔ فالحمد للہ۔

تقریر سے پہلے ہال ممبران سوسائٹی سے بھرا تھا اور پریزیڈنٹ نے عاجز کا تعارف مفصلہ ذیل الفاظ سے کرایا۔

مولوی عبدالرحیم نیر سلسلہ احمدیہ کے ایک مبلغ ہیں یہ علم تصوف سے واقف ہیں انہوں نے ہندوستان کا سیر کیا ہوا ہے۔ اور یہ ایک قابل مقرر ہیں۔

Maulvi Abdul-Rahim Nayyar, is a missionary of Ahmadia Movement in Islam. He is a Mystic. He has travelled over the length & breadth of India. He is an accomplished — speaker.

تقریر اس تعارف کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر متعلق مساجد ہندوستان شروع کی اور مسجد کی تعریف۔ مسجد میں کیا کیا ہوتا ہے۔ مسجد کی غرض۔ اذان کے معانی۔ نماز عورتوں کے لئے سب کچھ تفصیلاً بتا کر ہندوستان کی چند بڑی بڑی مساجد کی تصاویر دکھائیں۔ اور ان کے متعلق چند واقعات چشمدید سنائے۔ اور آخر میں قادیان کی مسجد اور منارہ کا ذکر کر کے اور علم رؤیا میں مسجد سے مراد "جماعت" ظاہر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا ذکر کیا اور حاضرین کو جلال سے آنے والے شہزادے کی اذان کی طرف متوجہ کر کے خدا کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے ان کو دعوت دی۔

تقریر کے بعد تقریر کے بعد موجودہ سیاسی حالات پر جن کا تعلق ٹرکی کے ساتھ ہے۔ بعض سوالات ہوئے۔ اور اسلام کے زبردستی دوسروں کے معابد پر قبضہ کرنے کے اعتراض کو دور کیا گیا۔ شکریہ کا ووٹ پاس ہونے اور حاضرین کے جنمیں لیڈی ... بھی تھیں فرداً فرداً تقریر کی تعریف کر کے اور مصافحہ کر کے رخصت ہونے پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر - ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء)

پانچ اور نو مسلم - برٹش احمدی مولود مسعود

برمنگھم میں احمدیت اخویم محمد سلمان فیتھ اور انکے بھائی داؤد فیتھ کاروبار تجارت کے لئے برمنگھم گئے تھے۔ وہاں سے ان کا حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

"My Brother, wife with son accepted Islam and Signed Baiat."

میرے بھائی۔ انکی بیوی اور لڑکے نے اسلام قبول کر لیا اور بیعت فارم پر دستخط کر دئے ہیں"۔ اس تار کے بعد اخویم موصوف نے اطلاع دی ہے کہ ان کا ایک اور بھتیجا بھی مسلمان ہو گیا ہے یہ اخویم محمد سلمان کا چوتھا اور سب سے بڑا نیز خوشحال تاجر بھائی ہے جو اسلام لایا ہے۔ والحمد للہ علی ذالک۔ گویا اس خاندان کے بارہ آدمی احمدی ہو چکے ہیں۔

اتوار کا جلسہ گذشتہ اتوار کو خاکسار کا لیکچر احمدیہ لیکچر ہال میں روحانی ترقی کے تین درجوں پر ہوا۔ مسٹر حسن مدوش صدر جلسہ تھے اور حاضرین میں بعض تعلیم یافتہ اشخاص تھے۔ جنہوں نے خاص طور پر تقریر سے متاثر ہونے کا اظہار کیا۔ الحمد للہ۔

ایک نو مسلم کا کام جس طرح ہمارے مکرم بھائی محمد سلمان نے برمنگھم میں جماعت کے قائم ہونے کا کام کیا ہے۔ اسی طرح ہماری جو خلیلی نو مسلم بہن عزیزہ نے ایک یتیم لڑکے کو جو اس کے ہوش میں کام کرتا ہے اور کوئی ۱۴ سال کا ہے۔ حسن سلوک سے ... احمدی بنا لیا ہے۔ تمام تازہ نو مسلموں کی تفصیل بمعہ فوٹو سابقہ معمول کے مطابق انشاء اللہ اگلے خط میں دوں گا۔

درخواست دعا مبلغین انگلستان اپنی صحت اور لنڈن مسجد کے جلد عمل میں آنے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لنڈن میں ایک کی جگہ دو مسجدیں بنانے کے سامان کر رہا ہے۔

پہلا پیدائشی احمدی بچہ یوں تو اللہ کے فضل سے کئی احمدی بنے ہیں۔ اور اتنے کہ ہم بچوں کا دن بھی منا چکے ہیں۔ مگر جو الدین کے اسلام لانے کے بعد جو بچہ دنیا میں آیا۔ اور جس کے کانوں میں احمدی مبلغ نے اذان دیکر کلمہ توحید کی آواز پہنچائی وہ ہمارے بھائی محمد سلمان فیتھ کا دو سالہ لڑکا ہے جو ... ہوا ہے اور جس کا ختنہ وعقیقہ انشاء اللہ ہفتہ کے دن ہوگا۔ اور اسی دن اس کا نام رکھا جائیگا

ممالکِ غیر کی خبریں

ہنٹر کمیٹی کی رپورٹ لنڈن ۲۴ - اپریل - ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ ہنٹر کمیٹی کی رپورٹ مئی میں شایع ہوگی - یہ معلوم ہوا ہے - کہ اسپر عمل کرنے کے مسئلہ کے متعلق ہندوستانی اور شہنشاہی حکومت کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے +

ترکی کے حصے بخرے صلح کی کانفرنس نے عراق عرب اور کردستان کی حکومت برطانیہ کو اور شام کی حکومت فرانس کو دی ہے - چونکہ آرمینیا کی سرحدوں کے متعلق صلح کی کانفرنس میں اختلاف رائے ہے - اس لئے کانفرنس نے پریزیڈنٹ ولسن سے ثالث بننے کی درخواست کی ہے - سمرنا یونان کو دیا گیا ہے - مگر ترکی حکومت اسپر پانچ سال تک قائم رہے گی - اس عرصہ میں اہل سمرنا کو یونانی پارلیمنٹ میں نمایندے روانہ کرنے کا اختیار ہوگا - اگر ۵ سال کے بعد سمرنا کی پارلیمنٹ نے یونان سے ملحق ہونا پسند کیا - تو ترکی اقتدار کا سمرنا میں خاتمہ ہو جائیگا - یورپ میں ترکی حدود خطوط چٹالجہ تک محدود ہوگی +

دردانیال کا حشر صلح کی کانفرنس نے دردانیال کے انتظام کے لئے ایک انتظامی اور فوجی کمیشن مقرر کیا ہے - جہاز رانی انتظامی کمیشن کے ماتحت ہوگی - فوجی کمیشن اتحادی ممالک فوج کا انتظام کریگی - تاکہ زمانہ جنگ و امن میں دردانیال میں جہاز رانی ہو رہی ہو - معاہدہ میں تحریر ہوگا کہ آیندہ یہ آبنائے آزاد ہوگی - گیلی پولی اور اس کے بالمقابل دردانیال پر فوجی چوکیاں قائم کی جائینگی +

ترکی وفد صلح ترکی وفد صلح کے سردار توفیق پاشا ہیں - اس میں رضا پاشا - جمال پاشا - فاخر بے اور جنرل محمود مختار شامل ہوں - یہ وفد یکم مئی کو پیرس جائیگا +

بولشویک اور ایران بولشویکوں نے ایران کو اطلاع دی ہے کہ زار نے ایران میں جو حقوق لئے تھے - بولشویک ان سے دست بردار ہوتے ہیں - چنانچہ آج کل ایران روسی قرض کا سود نہیں دیتا +

بدویوں کا حملہ قاہرہ - ۲۷ - اپریل - دو ہزار بدویوں نے جھیل برلس کے جنوب میں سلوم پر حملہ کیا - پولیس کے چند آدمی نقصان ہوئے - چھوٹی سی برٹش فوج پسپا ہوگئی - آخری خبروں کے بموجب حالت قابو میں آگئی ہے - سرکاری رپورٹ کے مطابق واقعہ محض مقامی تھا - اور بات صرف بکریوں اور مواشی کی لوٹ مار سے بڑھ گئی تھی -

بغداد ریلوے کاٹ دیگئی قسطنطنیہ - ۲۷ - اپریل - مصطفٰے کمال کی فوجوں نے سلیشیا کے دروازوں کے شمال وجنوب میں جہاں لڑائی واقع ہوئی - بغداد ریلوے کو کاٹ دیا ہے کئی اطالی مزدور ہلاک ہوئے اور کئی گرفتار کر لئے گئے - مصطفٰے کمال کے حامی اورفہ اور خلیج مرسینیا میں سرگرمی دکھا رہے ہیں -

فرانسیسی قلعہ گیرج پر حملہ پیرس - ۲۷ - اپریل - دریائے دجلہ و فرات کی آخری چوکی عشرہ پر جو فرانسیسی پیدل فوج کی ایک بٹالین اور سوار فوج کا ایک دستہ قابض تھا - اس کو مصطفٰے کمال کی فوجوں نے محاصرہ میں لے لیا ہے - فرانسیسی ۱۶ دن کی جنگ کے بعد قصبہ چھوڑنے پر مجبور ہو گئے - اسکے بعد ان پر زیادہ تعداد نے حملہ کیا - ترکوں کی اطلاع کے بموجب فرانسیسی فوج کا ایک ٹکڑا قصبہ میں واپس آنے میں کامیاب ہو گیا - اور بقیہ غالباً ریلوے تک پہنچ گئی -

وفد خلافت کی سعی لاحاصل بمبئی کرانیکل کے نام ایک خاص برقی پیغام پہنچا ہے کہ ارکان وفد نے وزیر اعظم سے التجا کی کہ مجلس اعلیٰ جو معاہدہ ترکی کی شرائط پر غور کر رہی ہے - نہیں سکے کہ اپنا کام ختم کر دے اگر دوبارہ بحث ہونے کا انتظام کیا جائے - اسکے جواب میں وفد کو اطلاع دی گئی کہ کانفرنس صرف ممالک کی با اختیار حکومتوں کے سوا اور کسی ... کی بات نہیں سن سکتی - اسپر دوبارہ غور کرنے کی درخواست کی گئی جس کے جواب میں کہا گیا کہ چونکہ صلح ترکی جیسا اہم سوال تھا اس کا فیصلہ ہو چکا ہے - اس لئے وفد کو اجازت دینے سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا +

ہندوستان کی خبریں

بمبئی میں زمین کی بیحد قیمت بمبئی میں ایک ٹکڑہ زمین ۶۲۳ روپیہ فی مربع گز کے حساب سے بکا ہے +

ہولناک آندھی سلہٹ اور اس کے نواحی مواضعات میں ایک اور ہولناک آندھی آئی ہے جس سے جائدادوں کو بہت بھاری نقصان پہونچا ہے بہت سے گھر گرے - اور ریلوے احاطہ میں جو گاڑیاں کھڑی تھیں وہ الٹ گئیں

ہجرت کا ارادہ مسٹر غلام محمد عزیز نے جو انجمن خادم المہاجرین دہلی کے صدر ہیں - حسب ذیل برقی پیغام وائسرائے کے پرائیویٹ سیکرٹری کی خدمت میں بھیجا ہے - اسلامی احکام اسبات کو ناممکن قرار دیتے ہیں کہ وفادار علما اس سے زیادہ عرصہ تک برطانی نظم ونسق کے ماتحت امن سے زندگی بسر کر سکیں - اس لئے ہم نے افسوس کے ساتھ یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس ملک کو امن وسکون کے ساتھ چھوڑ کر چلے جائیں - ہمیں امید ہے کہ آپ کی حکومت ہمارے اس عزم مصمم کی مخالفت نہ ہوگی - اور ہمیں خاموشی کے ساتھ افغانستان کو ہجرت کر جانے کی اجازت دیگی - تاکہ ہم خدائے بزرگ و برتر کے مقدس احکام پر جلد عملدرآمد کریں +

ہجرت اور قطع تعلق کا سوال شملہ ۲۷ - اپریل - [illegible] نے بمقام چیتہ ایک تقریر کے دوران میں انقطاع تعلق اور افغانستان کو ہجرت کر جانے کی دہمکی کو دہرایا - اور یہی دہمکی دہلی سے وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری کو دیگئی ہے

اودھ روہیل کھنڈ ریلوے تصادم شملہ ۲۶ - اپریل - ریلوے بورڈ نے افسوس کیساتھ یہ اطلاع شائع کی ہے کہ ۲۶ - اپریل کو رات کے ۱ بجے مراد آباد کے قریب ۱۳ اپ الہ آباد دہرہ دون اکسپرس اور ایک مال گاڑی میں تصادم ہوا - تین بڑی گاڑیوں میں آگ لگ گئی - اندیشہ کیا جاتا ہے کہ جانی نقصان بہت سخت ہو - اطلاع ملی ہے کہ ۵۰ مسافر ہلاک ہوئے اور ... زخمی ... ریلوے حکام موقع واردات پر بغرض تفتیش چلے گئے +

مسوری کانفرنس کا انقطاع - مسوری میں جو افغانی اور ہندوستانی سرکاری نمایندوں کی کانفرنس ہو رہی تھی وہ ان واقعات کی وجہ سے جو ۲۳ - اپریل کو سرحد پر ہوئے اسوقت تک کے لئے موقوف کر دی گئی ہے - جب تک کہ کابل کی طرف سے قابل اطمینان جواب نہ مل جائے +

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر الفضل کے لئے شائع ہوا)